

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

تفضل خالق لباس وستر نشی نصیحه العوام ونبی الخواص مشهوره

CHECKED . 1963

تذکرہ

مجلد اول

استاد کاظمی عرفان محمد جلال الرحمن خان صاحب محمد حسین خان

مَطْعَمُ الْوَيْلِ وَالْكَافُورِ يَوْمَ مَطْبُوعٍ

Check
1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اوس خالق کو جس نے کپڑے اور اسطے ستر عورت کے بنایا اور اپنے کلام پاک میں حکم ستر عورت کا خُذْ فَا
زِنَیْنِکُمْ عِنْدَکُلِّ مَسْجِدٍ سنا یا اور درود اور سلام اوس رسول مقبول اور اس کے آل و اصحاب پر جنہوں نے
چراغ ہدایت کا شاہ راہ یقین میں جلایا اور خلقِ امم کو ظلمات کفر و تاریکی بدعت اور ضلالت سے بچایا بعد
اور صلوة کے کھتا ہو خادم العلما المفتقر الی اللہ الاحد محمد الدین احمد القادر علی التفتیح الی اللہ الہ آبادی کہ اکثر مؤمنین
اور مؤمنات اس زمانہ کے مسائل ستر عورت سے کہ کھولنا اور سکنا نزدیک شارع کے حرام ہو واقف نہیں اور جو
واقف اور آگاہ ہیں ان کی توجہ اور عنایت جانب محو بدعت اور عادات جاہلیت کی مصروف نہیں اس واسطے یہ ستر
مختصر اور عجاہلہ سو جزائر و زبان میں کہ مفید عوام اور مشیخہ خواص اور کافہ انام کا ہو لہذا کرنا اسکے ایک مقدمہ
اور دو فصل اور ایک خاتمہ پر رکھی اور نام اسکا لصیحة العوام اور منبہ الخواص رکھا اللہ تعالیٰ اجعلہ کاتبہ
مُفِیدًا لِلْعَوَامِّ وَمُنِیْبًا لِلْخَوَاصِّ وَكَافَّةً لِّانَامِ حُرِّمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَہُمُ الْکَرِیْمُ مقدمہ
بیان معنی ترین جانا چاہئے کہ ستر بالفتح چھپانے کو کہتے ہیں اور ستر بالکسر پڑھ ستارہ بالکسر نہادوسیکے ہو
ستر نام ایک پہاڑ کا ہو اور عورت اندام شرم آدمی کو کہتے ہیں اور اوس چیز کو جس کے دکھلانے اور دیکھنے سے
شرم آوے و عورت جمع عورت ہو کذا فی الصراح فصل پہلی بیان فضیلت ستر عورت اور اوس کے وجوب اور
استحباب اور مباح اور مکروہ ہیں امم صاحب نے اٹھویں سیرۃ قرآن مجید اور گیارہین رکوع میں ارشاد
فَوَیْضًا خُذْ فَا زِنَیْنِکُمْ عِنْدَکُلِّ مَسْجِدٍ یعنی اسی اولاد آدم کے لئے اور وقت ہر نماز کی وقت مولوی عبد القادر
قدس سرہ اس آیت کی فائدہ میں لکھا ہو اپنی روغن یعنی لباس نماز میں منہض ہو مگر وہ کہے سے تانا تو ہا نکنا

فی الشکوۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل النار من اصابه ذناب البغیاء یصرون بہ والناس کسایات عاتجہ مہلات لاناہ

اور عورت کہ سار بدن بگاڑ دیتی ہو اور بفل سے اوپر کھلنا معاف ہو اور کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں تمام ہوئی عبارت فائدہ کے راقم الحروف کہتا ہو کہ حاصل اس عبارت کا کہ کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں یہ ہو کہ جو کپڑا ایسا باریک ہو حسین بدن یا بال نظر آوین نزدیک شارع معتبر نہیں یعنی ایسا کپڑا پھننا خلاف شرع اور عادات فساد سے ہو اور جو عورتیں ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں انہیں کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گا سیکات عاکریات کپڑا پہنے ہیں اور تنگی ہیں اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو کپڑا ستر نہ چھپا دے اس کا پھننا مکروہ ہو کیونکہ پھننا اس کی کپڑا فرض ہو جو ستر کو چھپائے اور دور کرے گرمی اور سردی کو اور دلیل اس کی فرضیت پر آئیہ مذکورہ حدیث نہایت کثرت عند کل مسجد ہو کیونکہ انسان کو قدرت اولے نماز پر بدون ستر عورت کی نہیں اور بدو خلقت سے تحمل گرمی اور سردی کا نہیں ہو سکتا پس واسطے دفع گرمی اور سردی کی محتاج ہو جانب لباس کے پس ہو مانند کھانے اور پینے کے کہ دو فو انسان کو ضرور ہیں اور سزاوار ہی کہ ہو یہ لباس ولی اور کتنا ہے اور متوسط ہو نفیس اور خیس میں اور لائق ہو پھننا لباس خشبیل کا تمام اوقات میں اور تکلف جدید کا نہایت اور دوسرا لباس مستحب ہو اور وہ ستر عورت اور اخذ زینت ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده ترجمہ اس کا یہ ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کو خوش آتا ہو دیکھنا آثار اپنے نعمتوں کا اپنے بندے پر اور تیسرا لباس سب سے مانند پارچہ جمل واسطے تربین کے جمعہ اور عیدین اور محفلوں میں پھننا وقد راوی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان کہ جبۃ یلبسہ یا کوہ عید ترجمہ اس کا یہ ہو اور تحقیق روایت کی گئے کہ بیشک تمہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ کہ اس کو پھنتی تے عید کے دن اور چوتھا لباس مکروہ ہو جیسا پھننا واسطے مکروہ اور تار کے اس کو اسد صاحب اٹھوین سیدائے قرآن مجید کے دسویں رکوع میں ارشاد فرمایا یبسی ادم قل انکم علیکم لباسا و ابرنی سوانکم و یریشا و لباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات اللہ لعلکم یکذکرون ترجمہ اس کا یہ ہو کہ اولاد آدم کے بیٹے اوتاری تیر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پر ہیز گاری کے سو بھتر ہیں یہ قدر تین ہیں اسد کے شاید وہ لوگ وہیان کریں اور اس آیت کے فائدہ میں مولوے عبد القادر مرحوم نے یہ لکھا ہو یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تھے اور تروئے پھر پہنے تھو دنیا میں تدبیر لباس کے سکھا دے اب ہو لباس پھینو حسین پر ہیز گاری یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ کھے اور جو منع ہوا ہو سو نہ کرے اور عورت بہت باریک کپڑے کہ لو کو نگہ بدن نظر آئی اور اپنے زینت نہ دکھاوے تمام ہوئی عبارت فائدہ کی راقم الحروف کہتا ہو

فی الشکوۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابه ذناب البغیاء یصرون بہ والناس کسایات عاتجہ مہلات لاناہ

بجنتہ ولا یجلبان ارجلہما وان حجاب التوجہ لہم منہم کما وکلاہم و مسلمہ و غیرہ

مشکوۃ شریف میں ہے کہ اگر عورتیں ایسا کپڑا پہنتی ہیں تو انہیں جہنم میں لے جائیگا اور ان کے پاؤں کو جھونک دیا جائیگا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو عورت ایسا کپڑا پہنتی ہے جس سے بدن بگاڑ دیتی ہو اور بفل سے اوپر کھلنا معاف ہو اور کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں تمام ہوئی عبارت فائدہ کے راقم الحروف کہتا ہو کہ حاصل اس عبارت کا کہ کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں یہ ہو کہ جو کپڑا ایسا باریک ہو حسین بدن یا بال نظر آوین نزدیک شارع معتبر نہیں یعنی ایسا کپڑا پھننا خلاف شرع اور عادات فساد سے ہو اور جو عورتیں ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں انہیں کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گا سیکات عاکریات کپڑا پہنے ہیں اور تنگی ہیں اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو کپڑا ستر نہ چھپا دے اس کا پھننا مکروہ ہو کیونکہ پھننا اس کی کپڑا فرض ہو جو ستر کو چھپائے اور دور کرے گرمی اور سردی کو اور دلیل اس کی فرضیت پر آئیہ مذکورہ حدیث نہایت کثرت عند کل مسجد ہو کیونکہ انسان کو قدرت اولے نماز پر بدون ستر عورت کی نہیں اور بدو خلقت سے تحمل گرمی اور سردی کا نہیں ہو سکتا پس واسطے دفع گرمی اور سردی کی محتاج ہو جانب لباس کے پس ہو مانند کھانے اور پینے کے کہ دو فو انسان کو ضرور ہیں اور سزاوار ہی کہ ہو یہ لباس ولی اور کتنا ہے اور متوسط ہو نفیس اور خیس میں اور لائق ہو پھننا لباس خشبیل کا تمام اوقات میں اور تکلف جدید کا نہایت اور دوسرا لباس مستحب ہو اور وہ ستر عورت اور اخذ زینت ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده ترجمہ اس کا یہ ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کو خوش آتا ہو دیکھنا آثار اپنے نعمتوں کا اپنے بندے پر اور تیسرا لباس سب سے مانند پارچہ جمل واسطے تربین کے جمعہ اور عیدین اور محفلوں میں پھننا وقد راوی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان کہ جبۃ یلبسہ یا کوہ عید ترجمہ اس کا یہ ہو اور تحقیق روایت کی گئے کہ بیشک تمہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ کہ اس کو پھنتی تے عید کے دن اور چوتھا لباس مکروہ ہو جیسا پھننا واسطے مکروہ اور تار کے اس کو اسد صاحب اٹھوین سیدائے قرآن مجید کے دسویں رکوع میں ارشاد فرمایا یبسی ادم قل انکم علیکم لباسا و ابرنی سوانکم و یریشا و لباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات اللہ لعلکم یکذکرون ترجمہ اس کا یہ ہو کہ اولاد آدم کے بیٹے اوتاری تیر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پر ہیز گاری کے سو بھتر ہیں یہ قدر تین ہیں اسد کے شاید وہ لوگ وہیان کریں اور اس آیت کے فائدہ میں مولوے عبد القادر مرحوم نے یہ لکھا ہو یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تھے اور تروئے پھر پہنے تھو دنیا میں تدبیر لباس کے سکھا دے اب ہو لباس پھینو حسین پر ہیز گاری یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ کھے اور جو منع ہوا ہو سو نہ کرے اور عورت بہت باریک کپڑے کہ لو کو نگہ بدن نظر آئی اور اپنے زینت نہ دکھاوے تمام ہوئی عبارت فائدہ کی راقم الحروف کہتا ہو

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو عورت ایسا کپڑا پہنتی ہے جس سے بدن بگاڑ دیتی ہو اور بفل سے اوپر کھلنا معاف ہو اور کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں تمام ہوئی عبارت فائدہ کے راقم الحروف کہتا ہو کہ حاصل اس عبارت کا کہ کپڑا باریک حسین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہیں یہ ہو کہ جو کپڑا ایسا باریک ہو حسین بدن یا بال نظر آوین نزدیک شارع معتبر نہیں یعنی ایسا کپڑا پھننا خلاف شرع اور عادات فساد سے ہو اور جو عورتیں ایسا باریک کپڑا پہنتی ہیں انہیں کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گا سیکات عاکریات کپڑا پہنے ہیں اور تنگی ہیں اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو کپڑا ستر نہ چھپا دے اس کا پھننا مکروہ ہو کیونکہ پھننا اس کی کپڑا فرض ہو جو ستر کو چھپائے اور دور کرے گرمی اور سردی کو اور دلیل اس کی فرضیت پر آئیہ مذکورہ حدیث نہایت کثرت عند کل مسجد ہو کیونکہ انسان کو قدرت اولے نماز پر بدون ستر عورت کی نہیں اور بدو خلقت سے تحمل گرمی اور سردی کا نہیں ہو سکتا پس واسطے دفع گرمی اور سردی کی محتاج ہو جانب لباس کے پس ہو مانند کھانے اور پینے کے کہ دو فو انسان کو ضرور ہیں اور سزاوار ہی کہ ہو یہ لباس ولی اور کتنا ہے اور متوسط ہو نفیس اور خیس میں اور لائق ہو پھننا لباس خشبیل کا تمام اوقات میں اور تکلف جدید کا نہایت اور دوسرا لباس مستحب ہو اور وہ ستر عورت اور اخذ زینت ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده ترجمہ اس کا یہ ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کو خوش آتا ہو دیکھنا آثار اپنے نعمتوں کا اپنے بندے پر اور تیسرا لباس سب سے مانند پارچہ جمل واسطے تربین کے جمعہ اور عیدین اور محفلوں میں پھننا وقد راوی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان کہ جبۃ یلبسہ یا کوہ عید ترجمہ اس کا یہ ہو اور تحقیق روایت کی گئے کہ بیشک تمہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ کہ اس کو پھنتی تے عید کے دن اور چوتھا لباس مکروہ ہو جیسا پھننا واسطے مکروہ اور تار کے اس کو اسد صاحب اٹھوین سیدائے قرآن مجید کے دسویں رکوع میں ارشاد فرمایا یبسی ادم قل انکم علیکم لباسا و ابرنی سوانکم و یریشا و لباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات اللہ لعلکم یکذکرون ترجمہ اس کا یہ ہو کہ اولاد آدم کے بیٹے اوتاری تیر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق اور کپڑے پر ہیز گاری کے سو بھتر ہیں یہ قدر تین ہیں اسد کے شاید وہ لوگ وہیان کریں اور اس آیت کے فائدہ میں مولوے عبد القادر مرحوم نے یہ لکھا ہو یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تھے اور تروئے پھر پہنے تھو دنیا میں تدبیر لباس کے سکھا دے اب ہو لباس پھینو حسین پر ہیز گاری یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ کھے اور جو منع ہوا ہو سو نہ کرے اور عورت بہت باریک کپڑے کہ لو کو نگہ بدن نظر آئی اور اپنے زینت نہ دکھاوے تمام ہوئی عبارت فائدہ کی راقم الحروف کہتا ہو

کہ حامل اس فائدہ کا یہ بھی کہ مرد کو لباس ریشمی تقویٰ سے نہیں یعنی مرد کو لباس ریشمی پہننا حلال نہیں جیسا کہ
ہدایہ میں مرقوم ہے **لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ لَبْسُ الْحَرِيرِ وَالْدِّيَابِجِ وَحِلُّ لِلنِّسَاءِ لَبْسُ الْكَلْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
تَحْيَى عَنْ لَبْسِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيَابِجِ وَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّمَا حِلُّ لِلنِّسَاءِ
لِلْحَدِيثِ آخِرُهُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ أَحَدُهُ مِنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ الْعَلِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ خَرَجَ بِأَحَدِي يَدَايِهِ حَرِيٍّ وَبِأُخْرَى ذَهَبٍ وَقَالَ هَذَا مِمَّا مَانَ عَلَى ذِكْرِ أُمَّتِي
حَلَالٌ لَنَا نَحْنُ وَبِزَوَى كُلِّ لَنَا نَحْنُ تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی ترجمہ اس عبارت کا یہ بھی کہ حلال
نہیں مرد کو پہننا حریر اور دیبا کا اور عورت کو حلال ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پہننا
اور دیبا سے کہ وہ نواز ریشمی ہیں اور فرمایا کہ تحقیق نہیں پہننا اور سکو مگر وہ شخص کہ جسکو نصیب نہیں پہننا
اوسکا قیامت کے دن اور مقرر حلال ہے عورت کو پہننا اوسکا دوسری حدیث سے کہ اوسکو روایت کیا
بہت صحابہ نے راضی ہو اوسداون سب سے اونہیں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں روایت کی علی
رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آمد ہوئے اور آپ کے ایک ہاتھ میں حریر اور دوسرے
میں سونا اور فرمایا کہ یہ دونو حرام ہیں میری امت کی مردوں پر اور دونو حلال ہیں اس امت کی عورتوں پر
اور ایک روایت میں ہے کہ یہ لفظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام ہوئی عبارت ترجمہ کی تاکہ چاہیے کہ استعمال قلیل
اس لباس کا عفو ہے اور وہ مقدار تین یا چار انگشت جیسا کہ بل یا سنبال لگانا حریک کیونکہ مردی بھی کہ تحقیق
منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہننے حریر سے مگر بقدر دو انگشت یا تین یا چار اور ارادہ کیا
اعلام یعنی اپنل اور حضرت علی سے مردی بھی کہ آنحضرت پہننے تھے جبہ سنبال لگا حریر سے لکڑا فی البدیۃ
مسئلہ تکیہ حریر کا لگانا اور سبتر حریر پر آرام کرنا جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے اور کہا صاحبیہ
مکروہ ہے اور جامع صغیر میں فقط قول محمد رح کو ذکر کیا نہ قول ابی یوسف کو اور نزدیک صاحبیہ کے پہننا
لباس ریشمی اور دیبا کا حریب میں لباس یہ بھی مسئلہ جس لباس کا بانا ریشم ہو اور تانا خیر اوسکا استعمال اوسکا
لڑائی میں لباس یہ بھی اور مکروہ ہی سوائے لڑائی کے مسئلہ زیور سونے کا مرد کو پہننا جائز نہیں جیسا
حدیث سابق سے معلوم ہوا اور حکم چاندی کے زیور کا بھی یہی ہے مسئلہ انگوٹھی چاندی کی اور کم بند
اور حلیۃ السیف چاندی کا جائز ہے اور اوسکی بابت میں وارد ہیں آثار اور اخبار اور جامع الصغیر میں لکھا
کہ انگوٹھی پہننے مگر چاندی کی یہ تصریح ہے اسپر کہ انگوٹھی پتھر اور کوہی اور تانبے کی حرام ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگوٹھی تانبے کی دیکھ کر فرمایا کیا ہے جبکہ کہتا ہوں میں تمہیں
یہ بتوئی اور دوسرے کے ہاتھ میں انگوٹھی لوہی کی دیکھ کر فرمایا کیا ہے جبکہ کہتا ہوں میں تمہیں یہ لباس

دو زخیر کا مسئلہ انکو بھی سننے کی مردوں کو حرام تھی اور اگر کیل سونے کی ٹکینہ میں جڑی ہو تو لباس یہ بھی مسئلہ
 ہائے ہنادانتوں کا سونے کے تار سے ممنوع تھی اور چاندی کے تار سے جائز تھی نزدیک امام اعظم کے اور
 امام محمد نے سونے سے بھی جائز رکھا مسئلہ پہننا سونے اور حریر کا مکروہ تھی بچوں کو یہ سب مسئلے پہلے ہدایت
 مذکور ہیں اور حاصل اس عبارت کا کہ مرد و اس دراز نہ رکھے یہ کہ ایسا لباس پرہیزگاری سے نہیں بلکہ مکروہ تھی
 فِي الْغَنِيَةِ وَظَوْنُ الدَّائِلِ مَكْرُوهٌ وَكَانَ فِي الْأَثَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَّازَةُ الْأَسْطِ
 إِلَى بَضْفِ السَّاقِ وَلَا حَجَّ وَلَا جَنَاحَ فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ خَوْفِي النَّارِ
 مَنْ جَرَّ زَاكَا بَطَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَعْنِي غَنِيَةَ الطَّالِبِينَ مِمَّنْ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الْأَدَمِ كَالْمَكْرُوهِ هِيَ جَيْسَا كَهَيْسَا
 وَارَدَتْ فِي صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَيَا أَخْضَرْتِ صَالِيَّةٌ عَلَيْهِ دَاكُوهٌ سَلَّمَ تَزَايِرُ سُلَامَانَ كِي أَصْفَ بِنْدَتِي تَكُ
 جَاهِلِينَ أَوْ اسْمِينَ كَيْ حَجَّ نَعِيمٍ أَوْ أَرْدُو نُونٍ كَعَبْ كَعَبْ مَعْنِي بَنُونَ تَاهِمٌ جَانِبِي أَوْ جَوْشَجِي بَنُونَ وَنُونٍ كَعَبْ
 پَسْ مَعْنِي بَاعَثَ أَتَشْ دَوْنُ تَكِي أَوْ جَوْشَجِي اِنِّي زَاكَا كُو تَكْبَرُ سَلَّمَ اَوَّلِي جَانِبِ نَظَرِ نَعِيمٍ كَرْتَا نَعِيمِي أَوْ سَلَّمَ بِيَارَتِي
 اَوَّلِي حَاصِلُ اس عبارت کا کہ عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگوں کو بدن نظر آئے اور اپنی زینت نہ دکھائے تھی
 کہ عورت کو تلو بہت باریک کپڑا پہننا مکروہ تھی کیونکہ وہ ساتر نہیں اور جو مرد ایسا لباس پہنے وہ فاسق اور اگر عورت
 پہنے تو وہ فاسقہ تھی کَمَا فِي الْغَنِيَةِ وَبِكُوهُ لَبْسٌ مَاشَقٌّ مِنْهُ كَالْبَلَدِ مِنَ اللَّشَّابِ وَإِنْ شَقَّتْ مِنْهُ الْعَوَا
 كَانُ فَاسِقًا يَعْنِي غَنِيَةَ الطَّالِبِينَ مِمَّنْ لُكْهَاتِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي
 كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي كَهَيْسَا اَوَّلِي
 کیونکہ اس کی نسبت تاکہ پردہ اور ستر کی نائید تھی نسبت مرد کے فائدہ جالی کی کرتیان چھوٹی ہوں یا بڑے اور
 جالی کے دوپٹے عورت کو تلو پہننے حرام ہیں کیونکہ لوگوں کو بدن نظر آئے ہیں اور زینت اونکی نمودار ہوتی تھی
 اور جو کپڑا کہ خلاف عادات اپنی قبائل اور عشائر اور اہل بلد کی ہو اس کے پہننے سے احتراز اور تنزیہ لازم تھی
 جیسا کلی داریا بجا مہ پہننا کہ یہ لباس عادات عشائر اور قبائل شرفاوار اہل تقوی سے نہیں بلکہ استعمال کا
 عادات قبائل اور عشائر فاسق سے تھی اور جیسی پہننا لباس انگریزی کہ یہ لباس عادات اہل بلاد اپنے سے نہیں
 زنانہ صالحتات اور رجال صالحین اور تقیین کو لازم تھی احتراز اور اجتناب ایسے لباسوں سے کَمَا فِي الْغَنِيَةِ
 وَأَمَّا الْمَثَرَةُ عَنْهُ فَهُوَ كُلُّ لَبْسَةٍ يَكُونُ بِهَا مُشْتَرَا بَيْنَ النَّاسِ كَالْخُرْجِ عَنْ عَادَةِ أَهْلِ بَلَدٍ لَمْ يَلْمِ
 وَتَشْتَرِيهِ أَوْ فَاكِدَةٌ سَابِقَةٍ سَلَّمَ ہوا کہ جو جامہ ساتر نہ ہو اسکا پہننا ممنوع تھی ظاہر تھی کہ یا بجا مہ کلی دار
 قطع نظر عن عادات شرعیہ اور قبائح سابقہ کی خوب ساتر نہیں ہیں ایسا یا بجا مہ پہنے کہ وہ ساتر زیادہ اور موقوف
 اور یہ وہ یا بجا مہ تھی کہ اوپر سے فراخ اور نیچے سے تنگ ہو جیسا کہ استعمال اسکا عادات عرب سے تھی اور

شاع نے بھی اس کی منی فی الغنیۃ وقد صلاح الشیخ السراویل بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم السراویل
 نصف الکسوف وہی فی حق الرجال کد ویکد کتوسعة بواکدہ وتضعیفها اولی واحث لکدہ استر
 العورۃ وقد مروی أنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اغفر للمسن ولات یمنی غنیہ میں مذکور ہے کہ تحقیق
 معج کی شاع نے پایجامہ کی بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سراویل آداب لباس ہی اور وہ مردوں کے حق میں
 موکدہ تری اور مکروہ ہی کسج رکھنا یا بچون کا اور تنگ پہننا اولی اور محبوب تر ہی اس واسطے کہ زیادہ چھپانے
 عورت کو اور تحقیق روایت کی گئی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ام الدنیش دے تو پایجامہ پہنے
 والون کو جاتا چاہیے کہ آنحضرت نے پایجامہ پہننے والون کے مغفرت چاہی اور معلوم نہیں کہ آپ پہننا یا نہ
 محقق دہلوی نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراویل پہننے میں اختلاف ہے
 بعضوں نے جزم اور یقین کیا اس پر کہ آنحضرت نے اس کو نہیں پہنا اور شمنی نے شرح شفا میں لکھا کہ آنحضرت نے
 اس کو پہنا ہی لیکن خرید فرمانا آنحضرت کا سراویل کو معلوم اور متفق ہے چنانچہ جامع الاصول میں حدیث ترمذی
 اور ابی داؤد سے نقل کیا اور مشکوٰۃ میں احمد اور ابن ماجہ اور دارمی سے روایت کی کہ یہ خرید کرنا سراویل کا کہ
 میں تھا اور ابی علی موصلی نے اپنی سند میں بسند ضعیف اسے ہریرہ سے روایت کی کھانے ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے کرایک وزین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بازار میں گیا آنحضرت نے چار درم کو سراویل
 خرید کے اور اہل سوق کو ایک نان یعنی تولے والا کہ کہینچتا تھا قیمتوں کو مقرر تھا آنحضرت نے اس کو فرمایا
 کہینچ اور چرب تر کہینچ اس مردوزان نے کھا کہ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ قیمت کی دینے میں یہ کلمہ کہ اوٹ
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھا دای بچہ پر کہ بچا نہا نہیں اپنے پیغمبر کو یہ سنتے ہی مردوزان ترازو کو اپنے ہاتھ
 اگر اگر کھڑا ہوتا دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چومی آنحضرت نے دست مبارک اپنا اس سے
 کہینچ کر فرمایا کہ یہ عادت عجمیوں کی ہے کہ ساتھ اپنے پادشاہ کے کتے ہیں اور میں پادشاہ نہیں بلکہ ایک مرد
 ہوں جنس تمھاری سے پھر آنحضرت سراویل لیکر روانہ ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے چاہا کہ اس کو
 آنحضرت کی دست مبارک سے لے لوں اور اس کو اٹھا لے چلوں اس وقت آنحضرت نے فرمایا کہ ساتھ اٹھا
 متاع اپنے کے صاحب متاع سزاوار تر ہی مکروہ کہ ضعیف ہو اور اٹھانے کے پس اس وقت بہائی اس کا مد
 اور یا سے اس کی کسے کھانے یا رسول اللہ آپ پہنتے ہیں ازار کو فرمایا ہاں پہنتا ہوں حضور فرمایا ہاں
 اور دن میں اس واسطے کہ میں بامور بستر ہوں اور نہیں پاتا سنا زیادہ اس سے کوئی جامہ اور ابن حبان اور
 طبرانی اور دارقطنی اور حقیلی نے بھی اس حدیث کو روایت کیا مگر باعناد ضعیفہ اور مدار اس حدیث کا یوسف بن
 واسطے پر ہی اور وہ ضعیف ہی بالجملہ خرید کرنا ازار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور ثابت ہے

اور ابن قیم نے کتاب البدایہ میں کہا کہ ظاہر یہی ہے کہ خریدنا واسطے پہننے کے تھا مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے سر او بل پہنے اور اصحاب بھی زمان شریف میں باقون آنحضرت کے پہننے تھے اور بخاری ترجمہ میں لایا
 اور کہا باب السراويل وليكن كوني حديث اوس کے پہننے پر نہ لایا اس واسطے کہ صحیح نہیں ہوا اوس طریق اور شرط
 کہ نزدیک اوس کے معتبر تھی اور منقول ہی کہ جس روز امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ازار پہنے تھی اور
 مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختیار کرو پہننے سر او بلات کو کہ وہ تمہارے کپڑوں میں سار
 ترین ہی اور محض اور محفوظ کرو اپنی عورتوں کو اوس سے جب کہ باہر آوین یعنی ازار اوں کی ساتھ مناسب تراو
 لائق تر ہی وقت باہر آنے کے بلکہ نقل ایضاً بعض المصنفین اور جمع الجوامع میں سیوطی نے امیر المومنین
 علی رضی اللہ عنہ سے روایت باہر لفظ کی ہی کہ فرمایا امیر المومنین نے کہ میں بقیع میں روز باران نزدیک آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا تھا کہ ایک عورت گدی پر سوار گدزی اوپر اوس کے کچھ بوجہ تھا اوس گدی
 لغزش کی اور زمین شیب میں گرا اور وہ عورت بھے گری زمین پر اوس وقت اوس نے منہ اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پہن لیا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عورت سر او بل پوش ہی پھر سب منہ پہنے کا کیا ہی اوست
 آنحضرت نے فرمایا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ لَمْ يَسِرْ وَلَا تَنْتَقِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّخِذُوا السَّارِ وَلَا تَهَامُنْ
 اسْتَوْثُوا بِلُكُمُ وَحَسِّنُوا بِلِسَانِكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فِي التَّوْبَةِ وَالْعَقِيلَةُ فِي الضُّعْفَاءِ وَأَنْتَ عَدِي فِي الْكَذِبِ
 وَاللَّيْكِي فِي مُسْتَنْدِ الْفِرْدِ وَسِ اور کہا کہ ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات میں لایا ولیکن صواب کیا اور
 حدیث نزدیک میرے ثابت ہی بطریق متعددہ والہ اعلم تمام ہوا ترجمہ عبارت شرح محقق کا مسلمہ فتاویٰ
 سراج المنیر میں ترغیب الصلوٰۃ سے نقل کیا ہی کہ اگر ایک عورت کپڑا باریک یا تنگ پہنتی ہی کہ اوس سے انداز
 اوس کا نظر آتا ہی یا اوٹنے باریک اوٹتے ہی کہ اوس سے بال اوس کے غودار بجھے ہیں گو کہ وہ مکان باریک
 میں ہو کہ اوس جا کوئی نہ ہو اور نماز پڑھی نماز اوس کی جائز نہیں اس واسطے کہ سر عورت واسطے حرمت نماز کے ہو
 تنبیہ انسان کو لازم ہی کہ قیص پہنے گندہ نہ باریک جیسا آیہ سابقہ سے مفصلاً معلوم ہوا اور حدیث میں
 وارو ہی کہ مَنْ رَاقَ تَوْبَهُ رَاقٌ ذِيْنُهُ یعنی جس شخص کا کپڑا باریک ہو اوس کا دین بھی باریک اور رفیق ہوا
 اور سب اس کا گبر ہی کہ حاصل ہوتا ہی وقت ثوب سے اور ترک زہد لذات اور شہوات سے اور ترک مجاہدہ
 کہ وہ اصل دین ہی اور لائق ہی کہ قیص بلا پیوند کے نہ اوتارے کہ وہ سنت ہی اور جواب دہ اوس کو فقیر کو
 تاکہ ہو ہی اللہ کے حرمین اور وقت پہننے قیص کے یہ دعا پڑھی کہ مَسْنُونٌ هُوَ اللَّهُمَّ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا
 الْقَبِيضَ أَوْ الرِّدَاءَ أَوْ الْعَامَةَ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ
 مَا صُنِعَ لَهُ اور پارچہ سعید پہنے کہ وہ محبوب ہی سب لوگوں سے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پہننے سے سبز اور صوف اور زینت کے ستر عورت کی اور ترمین واسطے دوستی مسلمانوں کے اور ہرشی کی پہننے میں ہدایت بہین کرے اور اوتارنے میں ہدایت بہ لیسہ اور شروع بوسم اللہ اور اتہابہ تحید کرے اور یا بجامہ بیٹہ کے پہننے تو آفت سے محفوظ رہی اور عمامہ باندھو کیونکہ عمامہ نسبت عرب کی ٹوپیاں ہیں نسبت عجم کی اور اوسین و قارہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عمامہ پہنو تا زیادہ کرے عقل اور بزرگی کو عمامہ فارق ہی مہمان ہمارے اور شہ کون کے اور ایک روایت میں عمامہ فارق ہی مہمان کفر اور ایمان کے اور دیا جانی گا ایک نور عوض ہرچہ دستا کے دن قیامت کو کہ ہمیر تائی اوسکو مرد و سر پر دور کشت ناز بہ عمامہ بہتر ہی تر کعت بی عمامہ سے فضل ہو یا فرض بگڑی باندہ کے اوسا جہن کہ بگریان ٹوپی مسلمانوں کی ہیں لازم پکڑو پگریان کہ وہ سیما سے ملا نہ تھی پروردگار تعالیٰ نے مدد کی میری وزیر اور جنین کے ملائکہ سے کہ پگریان پہننے سے کذا فی شرح سفر السعادت اور شملہ بقدریک بالشت کے بدین الحفین چوڑی یا موضع قعود یا نصف ظہر تک رکھے اور یہ متوسط مرضی اور محبوب ہی اور کل مردی ہی اور پارچہ جڈ شنب جمعہ یا جمعہ کو پہنے اور خوشبو ملے اور طیب کو رو نہ کرے کہ عیسے مردی ہی اور محبوب ترم و کوہ خوشبو کہ رنگ اوسکا مخفی ہو اور خوشبو اوسکی ظاہر اور عورت کو بالعکس اس کے چاہیے کذا فی عین العلم فصل دوم

بیج بیان مقدار ستر عورت کی زن اور مرد سے اور بیان مقدار غلیظہ اور خفیہ اور اوس کے گھٹنے کی ممانعت میں اور شرط ستر اوسکی بین اور بیان میں اس امر کے کہ جو ساتر نہ پاسے تو کیا کرے جانا چاہیے کہ آدمی دو قسم ہیں ایک مرد اور دوسری عورت اور عورت سے دو قسم ہی ایک بی بی اور دوسری لونڈی عورت مرد و زنانہ تانیر زانو ہی مگر امام احمد کے نزدیک چھپانا ایک دھشائے کا ہے شرط ہی اور نزدیک امام مالک کے عورت فقط قبل اور دیر ہی اور جو کہ عورت مرد ہی وہی عورت لونڈی کا ہی گو کہ وہ لونڈی خنثی یا مدبرہ یا مکتاہ یا ام ولد ہو مگر لونڈی کا بیٹ اور بیٹہ بھی عورت ہی اور دو پہلو اوس کے اور عورت بی بی گو کہ خنثی ہو تمامی بدن اوسکا ہی سولے منہ اور دو ہتھیلی اور قد میں کی اور عورت سے دو ہیں ایک غلیظہ اور دوسری خفیہ غلیظہ مانند قبل اور دیر اور گرد اگر دواو سکے اور خفیہ سوا سکے تمامی اعضا کذا فی اللہ المختار و خزائنہ المقتین سلمہ ایک لونڈی نماز پڑھتی ہی اوس حالت میں اوس کے مولیٰ نے اوسکو آزاد کیا اگر اوس نے حتی الامکان اپنا ستر کیا نماز اوسکی صحیح ہوئی اور اگر ستر کیا نماز اوسکی ناروا ہوئی گو وہ لونڈی اپنے آزاد ی سے آگاہ ہو یا نہ ہو سلمہ کا مشورہ زوج سے کہ اگر پڑھی حق نے نماز صحیح تو سترہ ہی پہلے پڑھنے نماز صحیح سے پھر پڑھی اوس نے نماز بلا قناع کے وہ آزاد ہو گئے اور لغو ہوئی قبل طہر عورت بی بی کا گو کہ وہ خنثی ہی تمام بدن اوسکا ہی حتی کہ بال اوسکا سر نیچی لٹکائی اوپر مذہب صحیح کے مگر منہ اور دو ہتھیلی عورت نہیں اور پشت کف عورت ہی علی المذہب اور

۱۰
خارجہ و داخلہ
کہ بالافقہ شنب
در ستر

قدیم ہے عورت میں علی المعتمد اور آواز اسکی عورت ہی اور رجحان اسکی بھی اور دونوں کمینان عورت میں قول
مروج پر مسئلہ منع کی جاتی عورت جو ان کو لئے منہ سے مردوں میں گو کہ منہ ستر نہیں مگر اس میں خوف فتنہ ہی
جیسا کہ چوتھے اور مس کے منہ میں گو کہ مرد محفوظا الشہوت ہو کیونکہ مس غلط ہی کہلنے منہ سے اور ایسی ہیست
ثابت ہوئی حرمت صاہرت کی مسئلہ جائز نہیں نظر جانب منہ عورت جو ان کے شہوت سے جیسا جائز
نہیں نظر جانب امر کے شہوت سے کیونکہ حرام ہی نظر جانب ان دونوں کی اسوقت کہ شک ہو شہوت میں
لیکن اگر شہوت نہ ہو تو مباح ہی گو کہ وہ شکیل اور جمیل ہو گا اعتقاد الکمال اور کہا کہ حلیت نظر موقوف ہی ساتھ ہو
شہوت کے باوصف اس بات کے کہ منہ عورت سے نہیں بلکہ فی الذم المختار اور شہادہ و نظائر میں لکھا ہو
کہ دخول عورتوں پر پندہ برس تک جائز ہی مسئلہ منع ہی کہ لونا چوتھائی عضو کا عورت غلیظہ اور خفیفہ سے
بقدر او اسے رکن کے عورت غلیظہ قبل اور دبر اور جو گردا گردانہ و نون کی ہی اور خفیفہ جو سوا اسکے ہوم و عورت
جیسے کھلنا چوتھائی پنڈلی یا بیٹ یا ران یا دبر یا بال اس کے سر کا جو لٹکتا ہی یا چوتھائی ذکر مفرد یا غشیں کا مانع جو
ناز ہی کذا فی شرح الوقایۃ والدر المختار فائدہ جانا چاہیے کہ شرط چھپانا عورت کا غلیظہ ہو یا خفیفہ خیر ہے ہی گو کہ چھپا
حلی ہو جیسی مکان تاریک میں نہ چھپانا پسے ستر کو آپ سے اور بھی مفتی بہ بھی مسئلہ اگر دیکھا مصلی نے اپنے ستر
ناز فاسد نہ ہوئی گو کہ نہ دیکھنا لکروہ ہی بلکہ فی الذم المختار مسئلہ ایک شخص نے کرتا پسے ناز ہی کہ وہ کثا وہ جیسا ہی
ناز اسکی جائز ہوئی گو کہ نظر اسکی وقت رکوع کے واقع ہوئی ستر عورت پر کیونکہ عورت اسکا اس کے حق عورت
نہیں اور اگر واقع ہوئی نظر اسکی ستر غیر پر تو بھی ناز جائز ہوئی نہ فاسد بلکہ فی خزائن المشین مسئلہ پستان عورت کی
جب کہ نہ بلند نہ تابع سینہ ہی یعنی جبکہ چوتھائی سینہ کھلا ناز فاسد ہوئی اور اگر ہو کہ یہ وہ متوجع نفسا ہی یعنی اگر وہ
چوتھائی کھلے بلا سینہ کے تو بھی ناز فاسد ہوئی کذا فی السراجیۃ مسئلہ عورت نے دونوں ہاتھ اوٹھائے
حاصل شروع ناز کے پھر کھلا دونوں آستینوں اسکی سے پیٹ اسکا یا دونوں پہلو اس کے درست نہوا شروع ناز میں
مسئلہ کھلنا چوتھائی کان واحد یا پستان واحد کا مانع جواز ناز ہی کیونکہ یہ عضو تام ہی مسئلہ کھلا نازی کا
تھوٹا بال اور تھوڑی سے ران اور تھوڑی سی پنڈلی اور پیٹہ اور بیٹ کہ اگر اسکو جمع کیجیے تو مقدار چوتھائی بال
یا ران یا چوتھائی پنڈلی کی ہوئی ایسی صورت میں جائز نہ ہوئی ناز اسکی کیونکہ کل اسکا عورت واحد ہی کہ اصابہ و بیست
یہ تصریح ہو دوام پر اور لوگ اس سے غافل ہیں ایک کہ معتبر نہیں جمع بالا جزا جیسا چھپا حصہ یا تو ان حصہ بلکہ معتبر بالقدیر
دو مسمی یہ کہ کھلنا کل عضو سے اگر پیشی مقدار چوتھائی ہوئی کل عضو سے تو مانع جواز ناز ہی حتی کہ اگر کھلا
نواں حصہ کان یا پنڈلی سے جائز نہ ہوئی ناز کیونکہ کھلا مقدار چوتھائی کان سے کذا فی القنیۃ مسئلہ نازی نے
مقدار ما ذکرنا ستر کے ناز پر ہی تو گنگنا رہا کیوں کہ اسنے بالکل ترک زینت کی اور وہ زینت پر مامور ہی

کذا فی الحیط قائمہ مضمرات میں فقیہ ابی جعفر سے نقل کی کہ مستحب مرد کو قمیص اور زرار اور عمامہ ہی اور حورت کو قمیص اور
اور مٹی اور مٹھنہ مسئلہ ایک آدمی نے سر کلمے نماز پڑھی بسبب حرارت اور تخفیف کی نماز اس کی مکروہ ہوئی اور اگر
واسطے شتوع اور تضرع کی پڑھی تو لا باس ہے ہی کذا فی الحادی اور عنایہ میں لکھا ہے کہ مطلقاً مکروہ ہی مسئلہ ایک
شخص نے نماز پڑھی کرتا پہنے کہ کشادہ جیب ہی بلا تہ بند کی نماز جائز ہوئی گو کہ وہ دراز ریش نہ ہو بلکہ مختار کذا فی المختار
مسئلہ ایک شخص نے نماز پڑھی پاجامہ پہنے اور سوکے اس کے دوسرے کپڑے بدن پر نہیں اور کھلا اوس سے
مقدار چوتھائی کے درمیان ناف اور عانہ کے فاسد ہوئی نماز اس کی کذا فی السراج المنیر منقول عن الیٰسین مسئلہ
ایک شخص کا ستر کھلا نماز میں اور اس نے فی الفور چپا لیا نماز اس کی بالاجماع جائز ہوئی کیونکہ کثیر الانکشاف زمان قلیل
میں عفو ہی جیسے قلیل الانکشاف زمان کثیر میں عفو ہی اور اگر ادا کیا ایک رکن مع الانکشاف پہر چپا یا بدن کو
فاسد ہوئی نماز اس کی بالاجماع اور اگر نہ ادا کیا لیکن درنگ کی اس قدر کہ ممکن ہی ادا ہی کن اوس میں پہر چپا لیا یا ستر
میں نزدیک ابی یوسف ح کے نماز فاسد ہوئی اور نزدیک امام محمد ح کے فاسد نہ ہوئی مسئلہ اگر متصل نہ پائے
ساتر نماز بیٹھ کر پڑھی جیسا نماز میں بیٹھتا ہی اور عند البعض دراز کرے و نون پاؤں کو اور اشارہ کرے رکوع اور
سجود میں اور یہ افضل ہی کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے کہ رکوع اور سجود اوس میں کرتا ہی اور کھڑے ہو کر اشارہ پڑھنے سے
بلا رکوع و سجود کیونکہ ستر مقصود تر ہی اولے ارکان سے کذا فی المختار مسئلہ اگر مساجد کیا گیا واسطے نماز ہی کے
ایک کپڑا گویہ باحت بعاریت ہو اس وقت میں قدرت اس کی کپڑے پر ثابت ہوئی اور اصح یہی ہی اور اگر ایک
شخص نے وعدہ عطای کپڑے کا کیا چاہیے کہ منتظر اس کا رہی جب تک کہ خوف فوت نماز نہ ہو یا نہ ہو الا ظہر جیسا
امید واری پائی اور کپڑے اور طہارت مکان کو انتظار چاہیے سوال اگر کپڑا پیش منہ پہنچے تو سول لینا لازم ہی یا نہیں
جواب سزاوار اور لائق سول لینا ہی کذا فی المختار مسئلہ اگر یا نماز ہی سے ستر کہ کل اس کا نجس ہی یا اقل
چوتھائی سے طہر ہی مستحب ہی نماز اس کی اوس میں اور جائز ہی اشارہ جیسا سابق گذرا اور واجب کما امام محمد
پہننا اس کا اور تحسن جانا اس میں اور اسی کے قائل ہیں آیۃ ثلاثہ اور اگر چوتھائی طہر ہو تو واجب ہی اوس کو کپڑے
پڑھنا کیونکہ طہارت چوتھائی بمنزلہ طہارت کل کے ہی اور یہ اوس صورت میں ہی کہ اگر نیاسی پائی کہ زائل کرے
نجاست کو یا کم کرے اوس کو پس واجب ہی پہننا و نون میں اوس کپڑے کا کہ قلیل النجاست ہو اور ضابطہ اس میں
یہ ہی کہ جو مبتلا ہو و بلاؤں میں اگر و نون برابر میں اختیار ہی اوس کو کہ جس کو چاہی اختیار کرے اور اگر مختلف ہوں تخفیف
اختیار کرے کذا فی المختار مسئلہ اگر پائی حرہ بالغہ ستر کہ چپا سے بدن اس کا ساتھ چوتھائی ستر کے واجب
چپا نا و نون کا یہ اگر ستر کھلا تو عادی کرے نماز بخلاف مراہقہ کی کیونکہ جب سا قلم ہو ستر اس کا بعد زرع
تو بعد زرع سقوط اس کا اولی ہی اور اگر ہو ستر کہ چپا وی قل چوتھائی ستر سے تو ستر اس کا واجب نہیں بل مستحب نہ

اور اگر ماویٰ مکلف سارے چپا دی بعض سر کو واجب ہی چپا نا اوسکا ذکر کیا اسکو کمال نے اور چلی نے اسنے پڑوہ کیا
اور کہا گو کہ وہ سارے قلیل ہو لیکن یہ عبارت تقضی و وجوب ستر ہی مطلقا مصلیٰ و مایقہ ہو یا مکلف قتال کذا فی
الدر المختار مسئلہ اگر کپڑا اتنا ہی کہ اگا اور چپا دو نوں چپے تو دو نوں چپائی اور اگر اتنا نہ تو کیا کرے کہا بعض
کہ چپا چپائی کیونکہ کھلنا اوسکا افشش ہو کر کوح اور سحر و میں اور کہا بعض نے کہ اگا چپائی یہ دو نوں روایت بخیر
بلا ترجیح مذکور ہیں اور نہ الفاظ میں لکھا ہی ظاہر خلاف اولویت میں ہی اور مفاد علت مذکورہ کا یہ ہی کہ اگر مصلیٰ
پڑ ہی نماز باشد تو متعین ہو چپا نا لگے کا پھر ان پیر میٹ عورت کا اور پیر میٹہ اوسکی پیر نا نو پھر باقی برابر مسئلہ
اگر نہ پائے مکلف مسافر وہ چیز کہ زائل کرے اوس کے نجاست یا کم کرے بسبب دور ہونے ایک میل کے یا اسٹے
بیاس کے تو اوسکو پہنے نماز پڑ ہی یا ننگا اور اوپر عاودہ نماز نہیں یہ حکم مسافر کو ہی اور مقیم کو سارے شرطی گو کہ
مالک اوسکا نہ بکذا فی الدر المختار فصل تیسری پنج بیان لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانا چاہیے
کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام جامہ پہنتے دار پہنتے اور کبھی پشمینہ یا کتان اور سوکے جویر
ہوتا لباس کے اوپر اکتفا فرماتے مثل جبہ اور قبا اور پیراہن وزیر جامہ اور رداء اور مورہ و فعل شارق الانوارین
قاضی عیاض نے نقل کیا کہ جبہ پارچہ مقطوع اور دوختہ کہتے ہیں جامع ترمذی میں لکھا ہی کہ آنحضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم نے جبہ و میر پہنا کہ استعین اوسکی تنگ تمین اور ایک روایت میں جبہ شامیہ تنگ استین کہ وہ
صوف کے تھا اور دست مبارک اوس سے نکال کر وضو کیا یعنی نہایت تنگ تھا اور وار دی کہ اوسکو آنحضرت نے
سفر میں پہنا تھا اور حدیث دوسری کہ اوسکو مسلم نے اسلامت الی بکر سے روایت کیا کہ آنحضرت باہر لائی جبہ
طیالیہ کسر وانیہ کہ زیر بغل اور ہر دو شق اوسکے آگے اور پیچھے دیبا سے تھی اور کہا اسماء بنت ابی بکر نے
کہ یہ جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوسوقت تھا جسوقت آنحضرت نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کی تھی
اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی وہ جبہ جھکو ملا اور آنحضرت اوسکو پہنتے تھے اور اب میں اوسکو دھو کر
بیارون کو دیتی ہوں تو شفا پاوین فائدہ اس حدیث سے کئے فائدے نکلا ایک یہ کہ جبہ تنگ استین
کہ اوسکے بلا اوتارے وضو ممکن نہو پہننا اوسکا سنت ہی دوسرے یہ کہ پارچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور کچا
کامل کا تبرگد ہو کر پینا یا پلانا باعث شفا ہی بیمار ہی تیسرا فائدہ یہ کہ پہننا اوس کپڑے کا کہ سیاہوادیبا سے
اور زیادہ چار انگشت سے نہو تو جائز بل سنت ہی جانا چاہیے کہ قمیص محبوب ترین جامہ ہی آنحضرت کا تھا او
استین اوسکی بند دست تنگ تھی اور اوسمیں نگہی لگے تھے اور جیبا و سکا بالائی سینہ تھا جیسا کہ بت تجارت
تمام دیار عرب ہی اور کبھی آنحضرت عذیر یعنی شملہ میان دو شانہ چوڑے اور کبے عمامہ بی عذیر پہنتے اور
کبے زیر گردن شملہ چوڑے اور فضیلت عمامہ فصل اول میں مذکور ہوئی اور یہ بھی پوشیدہ نہ ہی کہ شملہ

رکھنا عامہ میں سنت ہی لیا۔ دوام نہیں ترمذی نے شامل میں ابن عمر سے روایت کی ہو کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جبکہ عامہ پہننے سے مداح کہتے یعنی ایک طرف عامہ کو اس سال کے اور روایت مسلم میں یہ ہو کہ چھوڑنے طرف
 عامہ کو میان دو شانہ اپنی کے اور مسلم نے عمرو بن حرث سے روایت کی ہو کہ اس حدیث کے دیکھنا میں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہر پر اور تھے سر مبارک پر دستار سیاہ کہ چھوڑا تھا طرف اس کی کو میان دو شانہ کی اور مسلم بھی
 جابر سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور عامہ سیاہ پہننے تھے اس حدیث میں
 ذکر شکہ کا نہیں اس جگہ سے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ نہ تھا لیکن بعضوں نے کہا ہی کہ وقت آنے مکہ معظمہ کے قصد قتال تھا
 اور خود سر مبارک پر تھا اس وقت میں اس سال لکھا اور بہر موطن اور مقام میں وہ کیا کہ مناسب وقت تھا کذا فی جواب
 اللہ نیہ خاتمہ بیان میں اس بات کے کہ ستورات پسے گھر میں ہیں اور محل نیت اور اس کی ستر میں جانا چاہیے
 کہ عورت کو لازم ہی کہ اپنے گہروں میں ہیں اور بلا ضرورت گہروں سے باہر نہ آئیں اور بالائے خانہ پر نہ چڑھیں کہ لوگ
 او کو دیکھیں اور گھر کے باہر نظر نہ ڈالیں باپ اور بھائی اور بیٹا اس کے باہر جائے پر راضی نہ ہوں اور شوہر اذن نہ
 مگر سات جگہ پہلے واسطے عیادت والدین اور ان کی تعزیت کے دوسری بنا بر ملاقات محارم اور ان کی عیادت کی
 عیسوی وہ پلاسے کے لیے اگر عورت قابلہ اور داہ ہو چوتھی واسطے غسل صحت کے اگر وہ غسالہ ہو یا بچوں واسطے
 طلب ایک حق کے کہ دوسری پر ہو چھٹے واسطے ادائی حق غیر کے کہ دوسری ہو ساتویں حج اور طلب علم دین ضروری
 کے لیے اس صورت میں کہ اس کے گھر میں مرد فقیہ ہو اور سوائے ان سات محل کے اگر کئی نوافل دینے والا اور راضی
 ہوئے والا عاصی اور گنہگار اور بدکردار ہو کذا فی المضمات فی کتاب النفقات فی عین العلم ویلزم المکرر لا فاعرا لکبیت
 ولا ترفع علیہ ولا نظر الی خارج البیت نظر الی الزجال فتنہ وامرأت أم سلمة یاکہ الحجاب
 عنی لا تمحی ولا کاس بالخرج فی مہم الدین یہ ماخوذ ہو آیہ قرآنی ہے کہ امہ صاحبہ قرآن مجید میں
 فرمایا وقرآن فی بیوتکم ولا تخرجن کتبج الجاہلیۃ اخرا ت تک شوہر کو جائز نہیں کہ عورت کو اذن دے
 واسطے زیارت یا عیادت اور تعزیت اور مہمانی نامحرموں کی کہ اس کے ساتھ نکاح اس عورت کا جائز ہو اور اگر
 نامحرموں کے گھر جائی تو عورت اور شوہر اس کا دونوں گنہگار ہوں کذا فی المحیط شوہر کو لازم ہی کہ عورت کی اطاعت
 کئے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاعة النساء نکاحاً واما حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 کہ طاعت عورتوں کی ندامت اور شیمانی ہو ولنعم ما قال نظم طاعت زن کن اگر مردی نکاہ وادار خیال
 شیطانی ہر کہ در طاعت زمان کو شد حاصل او بدوشیمانی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 علیہ وآلہ وسلم تعص عبدا الزوجۃ تعص عبدا الذرہم یعنی ہلاک میں ہو بندہ زن و بندہ ہم
 عورت کو گھر سے نکلنا واسطے سیکھنے شرائع اور علوم دین کے جائز ہو بشرطیکہ مرد فقیہ گھر میں ہو مانند

باپ بھائی بیٹے کے اگر یہ لوگ نہ ہوں تو گھر سے باہر آؤں یا ہر آؤں کہ چادر کھنہ سر سے اوڑھی اور نیچے سے
 پار چھینٹ مانسہ کٹی کے ہو اور منہ پر نقاب باندھی اور کوئی خیر پہنے منہ میں لے کہ بات نہ نکلے اور عرصہ ہاتھ
 میں باندھ کر بیویوں کی لیکر واسطے سیکھنے علم شریعت اور احکام دین کے گھر سے باہر نکلے کذا فی تہذیب الصلوٰۃ
 مردوں کو لازم ہو کہ تعلیم علوم دینیہ ضروریہ عورتوں کو کرین باندھ طہارت و غسل و صوم و صلوٰۃ و حیض
 و نفاس اور سوکے اسکے اور اگر نہ سکھاویں تو گنہگار ہوں گے جیسا کہ اللہ صاحب فرمایا یا ایہا الذین
 امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا یعنی اے ایمان والو بچاؤ تم اپنے ذوات کو اور اپنے اہل و عیال کو
 آتش و دوزخ سے وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اکملکم راج و کلکم مسئول عن رعیۃ
 عن رعیۃ فاما ما م الذی علی الناس راج و هو مسئول عن رعیۃ و الرجل راج علی
 اہل بیۃ و هو مسئول عن رعیۃ و المراءۃ راعیۃ علی بیۃ و اولاد و وہی مسئلۃ عن
 رعیۃ و عبد الرجل راج علی مال سیدہ و هو مسئول عنہ و کلکم مسئول عن رعیۃ متفق علیہ
 جانا چاہیے کہ نکلنا عورتوں کا باہر اپنے گھر سے واسطے نوحہ یا اور سماجی
 حرام ہو اور اس طرح نکلنا او نکاشا دیوں میں بن ٹھن کر واسطے دیکھنے خیر محرموں کے اور لہو و لعب کرنا اور
 کلمات شہوت انگیز اور ہنسی اور مزاح نامحرم ہونے کرنا اور گانا آواز بلند سے اور بجا نا ڈبول اور دف
 اور حیرا بلو و طرب کہ شہوت انگیز اور فتنہ خیر ہو اور باتیں ناشایستہ کہنا اور جھانکنا دلہن دولہا کو شب
 زفات میں یہ سب حرام ہی زمانہ خفیہ اور پارسا کو احتراز اور تقویٰ ایسی چیزوں سے لازم ہی لقولہ علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کل لہو المستلزم حرام الا ثلثۃ ملاعبۃ اہلہم و تادیبہ لفراسہ و مضاضۃ
 بقوسہ یعنی تمام لہو اور بازی سلم کی حرام ہی مگر تین لہو ایک لہو لعب کرنا اپنی بی بی سے دوسری لہو
 جو اپنے گوزری کے ساتھ کرتا ہی یعنی او سکوا ب سکھانا ہی تیسری لہو وہی جو تیر اندازی میں کرتا ہی
 ولقولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا یخفون قوم من قوم عسىٰ ان یغلبوہم و لا یموتہم یعنی ای ایمان والو
 ہنسی اور مزاح نہ کرے ایک قوم دوسری سے لگتے ہی یہ بات کہ قوم دوسری بہتر ہو قوم پہلے سے وفی
 الذین یخفون عن السراج و دلالت المسئلۃ علی ان الملاکھی کلہا حرام و یدخل فیہم بلا
 اذہم لا نکال المنکر قال ابن مسعود و صوت اللہو و الغناء ثبت النفاق فی القلب کما یثبت
 الماء النبات قلت و فی الذین یخفون عن السراج صوت الملاکھی کضرب قصب و نحوہ حرام لقولہ
 علیہ الصلوٰۃ والسلام استماع الملاکھی معصیۃ و الجلو س علیہا فسق و التلذذ بہا کفر ای
 بالنعمۃ قصہ احوالہ الی غیر ما خلق لہ لکفر بالنعمۃ لا شکر و الواجب کل الواجب

۱۷
 یعنی نسبی یا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے لکھا ہے کہ جو
 ہر ایک نے چار بار یا اور ایک
 نے سال کیا جائے گا رحمت
 اس کی سے بچ جائے گا جس
 شجرہ پر ان کا نام آویں گا
 حضور یا شاہ جو تمام آدمیوں پر
 راجعی ہو وہ سال کیا جائے گا
 راجعی سے اور دوسری
 راجعیت سے اور دوسری
 اپنے اہل بیت پر اور دوسری
 کیا جائے گی رحمت سے
 اور رحمت راجعی ایسا نہیں ہے
 لہو و بازی کی اولاد و مضی
 راجعی ہی مولا کے نام پر اور نہ وہ
 سوال کیا جائے گا اس سے
 لکھ رہے ہیں سب ہتھاری مافی
 بین اور سب ہتھاری مافی
 رحمت لینے سے اس حدیث
 اتفاق و قتادہ اس کا ۱۷

اور اسی طرح جائز ہی دیکھنا قابلہ اور مختار، ہکا اور حتی الامکان چسپاں نظر کر دیکھنے مقام زینت عورت اجنبیہ سے اور
جائز ہی دیکھنا عورت کا مرد سے اوس موضع کا جسکا دیکھنا مرد کو جائز ہی یعنی وہ جگہ جو شرع سے نہیں ہو اور اس طرح
جائز ہی دیکھنا عورت کا عورت سے اوس موضع کا کہ اوسکو مرد نظر کرتا ہو اور اس طرح جائز ہی مرد کو دیکھنا مقام
مخصوص اپنی لونڈی کا کہ وہ اس پر حلال ہو اور بھی حکم ہو اوسکی وجہ کا اور اس طرح دیکھنا تمام بدن دونوں کا شہوت
اور بلا شہوت حلال ہو اور اصل اس میں قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لَمْ يَخْنُ بِهِنَّ اَكْثَرُ امْتِنَانٍ لَّيْنٍ حَيْثُ يَكُنَّ يَكُنَّ لَيْسَ لَوْنُ دِي اَوْرَتِي نِي سِے لکر اولیٰ نزل کر
ہی دونوں کے بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا اتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَرْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَخْجُرْ دَانَ
بِحَدِّ الْعِزْرِ یعنی جب آئے ایک تمہارا اپنی بی بی کے پاس پس چسپاں کہ حتی الامکان پردہ کرے اور برہنہ نہ ہون مانندہ
برہنگی محارم و محرم اور سوا اسکے کثرت رویت عورت مورث نسیان ہو جیسا کہ مروی ہے حضرت علی رضی اللہ
عنه سے مَنْ اَكْثَرَ النَّظَرَ إِلَى سَوْءٍ عَوْقِبَ بِاللَّسْنِ یعنی جس نے کثرت کی دیکھنے شرگاہ عورت کی عذاب کیا
جائی گانسیان کے ساتھ اور بعض شمائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نہ دیکھنا کہیں اپنا شرگاہ اور
نہ چھوا اوسکو دلہنے ہاتھ سے پس جو شخص اپنی شرگاہ کے دیکھنے میں ایسا محتاط ہو تو غیر شرگاہ کب
دیکھ گیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہیں اولیٰ یہ ہے کہ دیکھنے شرگاہ اپنی عورت کو تا بخولی لذت حاصل ہو مکملہ
دیکھے مرد ذوات محارم سے منہ اور سر اور سینہ اور پندلیان اور دونوں بازو اور نہ دیکھے پیٹ اور پیٹہ اور ران
اونکی مکملہ پس اوس موضع کا محارم جسکا دیکھنا جائز ہو لا باس یہ ہے بظن اجماع اجنبیہ اور اوسکی تبتیلی کے
کہ جس اوسکا مباح نہیں اگرچہ نظر مباح ہو کیونکہ شہوت شکالہ ہو لیکن جب کہ خائف ہو اوپر پہنچنے نفس پر اور
جاننا ہو کہ تم نے سیکھا شہوت سے تو نہ دیکھے اور نہ چھوی بقولہ علیہ السلام الْعَيْنَانِ تَوْنِيَانِ لَيْدَانِ
اَوْرَتِيَانِ یعنی فرمایا علیہ السلام نے دو اکھیں زنا کرتی ہیں اور اون دونوں کا زنا نظر ہو اور دونوں ہاتھ زنا
کرتے ہیں اور یہ زنا اوکا اخذ اور لبش ہو اور حرمت زنا سے محارم غلط ہو پس بچنا اوس سے ضروری ہے مکملہ
خلوت اور مسافری محارم کے ساتھ جائز اور لا باس یہ ہے بقولہ علیہ السلام لَا تَكْشِفُ الْمَرْأَةُ وَقْ
ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيْلَةٍ اَلَا وَمَعَهَا رَفِجْهَا اَوْ ذَوْ رَحِمِ حَقِّ مِنْهَا یعنی واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نہ سفر کے عورت زیادہ تین دن اور تین رات کے لکر کہ ہو ساتھ اوسکے اوسکا شوہر باوجود
عمر و قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلَا يَحْلُوْنَ رَجُلٌ بِأَمْرَةِ اَيَّامٍ لَيْسَ مِنْهَا سَبِيلٌ فَاِنْ نَالَ لَهَا
الشَّيْطَانُ اَوْ رُوِيَ عَنْهُ فَمَا نَالَ اَنْحَضَتْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دار ہو ہرگز تخلیہ نہ کرے مرد ساتھ اوس
عورت کے کہ وہ محارم سے ہو کیونکہ تیسرا اون دونوں کا شیطان ہو مکملہ اجنبیہ کے ساتھ کلام

اور کجی میں
ماں دے کے
تو اس کو آگیا
یافوت کا بیٹا
اور اگر کجی میں
آگیا تو اس کو

دو نون صورت
پن کمانی اللہ تعالیٰ
۱۲ اسفہ مرقمہ
جکبہ الین بون شون

۱۵
سایه کوته انظر
صلی الله علیه و آله وسلم
چون شمتی فاطمه
کاوه و فیما انظر
بالحسنه نوبه بیجا
بالکواکین الیا
جو حادث نیست
جو کجاست که در آن
الدر الحی لانه غلام

1

